خطبہ شقشقیہ

اس خطبہ میں مولاؑ نے خلافت کے تینوں زمانوں کی تصویر کھینچی ہے۔

یاد رہے خدا کی قسم ابو قحافہ کے بیٹے نے خلافت کی قمیض کھینچ تان کر پہن لی حالانکہ وہ میرے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ خلافت میں میرا وہی مقام ہے جو چکی کے اندکیل کا ہوتا ہے میں وہ چشمہ فیض ہوں جس سے علوم و معارف کا سیلاب نیچے گرتا ہے اور میری بلندی تک کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا۔

(پھر بھی) میں نے خلافت کی طرف پردہ ڈال دیا اور اس منصب سے منہ پھیر لیا اور میں یہ سوچنے لگا کہ کٹے ہوئے ہاتھوں سے (بے یارو مددگار) حملہ کروں یا اس گھٹاٹوپ اندھیرے پر صبر کروں (ایسا طویل) کہ جس سے بوڑھا کھوسٹ ہو جاتا ہے اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور مومن اس میں کوشش کرتا ہوا اپنے خدا سے جا ملتا ہے۔

پس میں نے دیکھا کہ ایسے حالات میں صبر ہی قرین عقل ہے آخر میں نے صبر سے کام لیا حالانکہ آنکھوں میں (غبار اندوہ) کی کھٹک تھی اور حلق میں (غم کی ہڈی اٹکنے سے) اچھو ہو رہا تھا میں دیکھ رہا تھا کہ میری میراث لٹ رہی تھی۔ یہاں تک کہ پہلا (خلیفہ) اپنی راہ چلا گیا اور خطاب کے فرزند کو خلافت سپرد کر گیا

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

(پھر آپؑ نے بطور تمثیل اعشی کا یہ شعر پڑھا) کجا آج کا دن جو ناقہ کے پالان پر (تکلیف سے) کٹتا ہے اور کجا وہ جب حیان اپنے بھائی جابر کے پاس آرام سے گزار رہا تھا۔

کس قدر تعجب ہے کہ وہ اپنی زندگی میں خلافت سے سبکدوش ہونا چاہتا تھا یا یہ ہوا کہ وہ خلافت کی گرہ اپنے بعد دوسرے کو باندھ گیا کس بری طرح ان دونوں نے خلافت کے تھن آپس میں بانٹ لیے۔

پس خلافت کے ناقہ کو ایسے سخت مقام پر ڈال دیا جہاں اس کے زخم اور گہرے ہوتے جاتے ہیں اور ہاتھ لگانا دشوار ہے جو بار بار ٹھوکر کھاتا اور پھر اس سے عذر کرتا تھا پس خلافت کی باگ دوڑ ہاتھ میں لینے والے کا یہ حال تھا جیسے سرکش اونٹنی کا سوار کہ اگر مہار کھینچ لے تو اس کی ناک پھٹ جائے اور اگر ڈھیل دیدے تو بھاگ کر مہلکوں میں ڈال دے۔

پس خدا کی قسم لوگ کجروی، سرکشی، متلون مزاجی اور بے راہ روی میں آزمائے گئے میں نے اس طویل مدت اور شدید مصیبت پر صبر کیا یہاں تک کہ جب وہ اپنی راہ چلے گئے تو خلافت کا مسئلہ ایسی جماعت میں رکھا جس کی ایک فرد اپنے گمان میں مجھے بھی رکھا (بھلا خدا کے لیے) مجھے شوریٰ سے کیا واسطہ ان میں سے پہلے کے مقابلہ میں میرے برحق ہونے میں کب شک ہوا جو اب ان لوگوں میں میں بھی شامل کر لیا گیا۔

لیکن (میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ) جب وہ زمین پر منڈلانے لگے تو میں بھی جھک گیا اور جب وہ اونچے اڑنے لگے تو میں بھی بلند ہو گیا۔

پس ان (چھ اصحاب شوریٰ) میں کوئی (طلحہ) اپنے بغض و عناد کی وجہ سے مجھ سے پھر گیا اور دوسرا عثمان کا بہنوئی ہونے اور دوسری ناگفتہ باتوں کی وجہ سے ادھر جھک گیا۔

غرض اس قوم کا تیسرا آدمی پیٹ پھیلائے اپنے گوبر اور چارہ کے درمیان کھڑا ہو گیا اور اسکے ساتھ ہی ساتھ اس کے بھائی بند کھڑے ہوئے جو خدا کا مال اس طرح خوش ہو ہو کر کھا رہے تھے جیسے اونٹ موسم بہار کی گھاس خوش ہو ہو کر کھاتا ہے۔

یہاں تک کہ اس کی بٹ ہوئی رسی کے بل بھی نکل گئے اور اس کی بد اعمالی نے اس کا کام تمام کر دیا اور بسیار خوری نے اسے منہ کے بل گرا دیا۔

اپنی خلافت کا پس منظر

پس مجھے کسی چیز نے اتنا پریشان نہیں کیا جتنا اس امر نے کہ لوگ بجو کے ایال کی طرح مجھ پر (بیعت کے لیے) ہر جانب سے ٹوٹ پڑ رہے تھے یہاں تک کہ میرے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کچلے جا رہے تھے اور میری ردا کے دونوں کنارے پھٹ گئے تھے یہ لوگ بھیڑوں کے گلے کی طرح میرے گرد جمع ہو گئے تھے لیکن جب میں نے حکومت کی باگ دوڑ سنبھالی تو ایک گروہ نے بیعت توڑ دی (اہل جمل) دوسرا احد سے باہر ہو گیا (خوارج اہل نہروان) اور تیسرے نے ظلم و ستم کر کے فسق و فجور سے کام لیا (اہل صفین)

گویاان لوگوں نے خدا کا کلام سنا ہی نہ تھا جیسا کہ فرماتا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے قرار دیتے ہیں جو نہ زمین میں (بے جا) سربلندی چاہتے ہیں اور نہ فساد کرتے ہیں اور اچھا انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے۔

ہاں، ہاں خدا کی قسم انہوں نے سنا اور اچھی طرح سمجھا مگر یہ آراستہ دنیا ان کی آنکھوں کو بھلی لگی اور دنیا کے نقش و نگار نے انہیں لبھالیا۔

سنو! اس خدا کی قسم جس نے دانہ چیرا اور جاندار پیدا کئے اگر بیعت کرنے والے موجود نہ ہوتے اور مددگاروں کے وجود سے مجھ پر حجت تمام نہ ہوتی اور وہ عہد نہ ہوتا جو اللہ نے عالموں سے لیا ہے کہ ظالم کی شکم پری اور مظلوم کی بھوک چپ چاپ نہ دیکھتے رہیں (بلکہ مظلوم کا حق ظالم سے دلوائیں)

تو میں حکومت کی مہار اس کی پیٹھ پر ڈال کر آزاد کر دیتا اور آخر میں بھی اسے وہی پیالہ پلاتا جو اول نے پلایا تھا اور تم دیکھ لیتے کہ تمہاری یہ دنیا میری نظر میں بکری کی چھینک سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

جب امیر المومنینؑ خطبہ پڑھتے ہوئے اس مقام پر پہنچے تو عراق کے ایک باشندہ نے ایک تحریر آپؑ کی خدمت میں پیش کر دی اور آپؑ اسے ملاحظہ فرمانے لگے۔

جب فارغ ہوئے تو ابن عباسؓ نے عرض کیا اے امیر المومنینؑ کاش آپؑ نے جہاں خطبہ چھوڑا تھا وہاں سے شروع فرماتے، فرمایا افسوس اے ابن عباسؓ یہ ایک شقشقہ (گوشت کا لوتھڑا جو مستی میں اونٹ کے منہ سے نکلتا ہے) جو ابھرا اور پھر بیٹھ گیا۔

www.wilayatmission.com
Spreading the true religion of Allah, Wilayat e Ali (asws)

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے کسی کلام پر اتنا افسوس نہیں ہوا جتنا اس کلام پر آپؐ وہاں تک نہیں پہنچ سکے جہاں پہنچنا چاہیے تھا۔